بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، أَمَّابَعْدُ:

001: سیدالبشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت – مقدمہ:

"سیدالبشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، پیغام، نصیحت اور عبرت" آج سے ان شاءاللہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے دروس کا آغاز کرتے ہیں۔آج کی نشست میں مقدمے کے طور پر سیرت کے تعلق سے چنداہم باتیں کرتے ہیں:

1-سیرت کا معنی۔

2-سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جاننے کی اور سمجھنے کی اہمیت کیا ہے۔

3-سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جاننے کا مقصد کیا ہے۔

4-ان دروس میں میرا طریقہ کار کیا رہے گا، منہج کیا رہے گا۔

5-سیرت کے تعلق سے بعض اہم اعتبارات۔

6-بعض مراجع اور ریفرنسز(References) جن سے میں یہ دروس بیان کروں گا ان شاءاللہ۔

7-بعض اہم مصطلحات(Terminology) سیرت کے تعلق سے۔

سیرت کا معنی:

لغت کے اعتبار سے لفظی طور پر سیرت کا معنی ہے سنت، طریقت، یا حالت۔اور سیرت سَیْر سے بھی لیا گیا ہے کہ آپ کا کسی چیز کے تعلق سے تتبع کرتے ہوئے مختلف حالات جاننا۔یہ کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں کی سیرت پڑھی یعنی اُس کی زندگی کی تاریخ میں نے پڑھی ہے جسے کہتے ہیں بائیو گرافی (Biography)۔

اور جب ہم بات کرتے ہیں سیدالمرسلین سیدولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے تعلق سے تو ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو بھی چیزیں ہیں اُن کو بیان کریں چاہے وہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت ہو، جہاد ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے دار ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے دشمن ہوں، الغرض اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے متعلق خاص اور عام حالات کو جاننے کا نام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

ان دروس کی اہمیت:

یاد رکھیں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت ہے، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنا، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھنا، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق عمل کرنا زندگی گزارنا عبادت ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت قرآن مجید میں اور صحیح احادیث میں جو ثابت ہے میں اُس کی بات کر رہا ہوں ان شاءاللہ بات بھی اسی پر کریں گے جو صحیح روایات ہیں۔ جتنا آپ کسی چیز کے بارے میں جانتے ہیں اور زیادہ علم رکھتے ہیں اتنا ہی اس چیز کی قیمت آپ کے سامنے واضح ہوتی ہے اور نمایاں ہوتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا اور اُن کی اقتداء اور اتباع کرنا فرض ہے ہر مومن پر فرض ہے بلکہ کوئی مومن اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اپنے والدین سے اپنے بچوں سے اور سب لوگوں سے زیادہ نہ کرے، صحیح مسلم کی روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِن وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" (تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے لیے اُس کے بچوں سے، اُس کے والد سے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں)۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان ہے (عبادت ہے ایمان بھی ہے) جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس حدیث میں، کسی شخص کا ایمان اُس وقت تک صحیح نہیں ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہ لے کر آئے اور اُس وقت تک اُس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نہ گزارے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت میں سے یہ چند چیزیں نوٹ کر لیں:

1- اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء اور محبت یہ پہلی اہمیت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (بے شک تحقیق تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین نمونہ ہیں)۔

کس کے لیے؟ ﴿لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب:21)۔ بہترین نمونہ تو ہیں کس کے لیے ہیں ؟ ﴿لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ﴾ (جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اور آخرت کو بہتر کرنے کی امید رکھتا ہے)۔

اور یہ کیسے ممکن ہے؟ ﴿وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (اور اُس نے بہت ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کیا ذکر کیا ہو)۔

تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایمان بڑھتا ہے اور جب ایمان بڑھ جاتا ہے تو پھر اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسان ہو جاتی ہے۔

2- شرعی احکام کی معرفت اور کتاب اور سنت کی صحیح فہم۔

قرآن مجید نازل ہوا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف حالات اور مراحل میں قرآن مجید نازل ہوا، تو قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب ہم تفصیل پڑھتے ہیں تو قرآن مجید کی سمجھ آسان ہو جاتی ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

جنگ بدر کا ذکر قرآن مجید میں مختصر طریقے سے ہے یعنی کتنی تعداد تھی مسلمانوں کی کتنی تعداد تھی کافروں کی، کس طریقے سے یہ جنگ کی گئی اس کی بنیادی وجوہات کیا تھیں تو یہ ہمیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے اگر ہم سیرت کو نہ پڑھیں۔ تو سیرت کو پڑھنے سے قرآن مجید کی وضاحت ہوتی ہے آسانی سے سمجھنا ممکن ہوتا ہے۔

3- قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر اور اسباب نزول کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید کی تفسیر کے لیے سیرت کو پڑھنا ضروری ہے جیسے میں نے ابھی عرض کی کہ قرآن مجید نازل ہوا مختلف واقعات مختلف حالات میں اب اس واقعہ اس حالت میں یہ سورۃ نازل ہوئی یہی آیت نازل ہوئی کیوں نازل ہوئی؟ جب آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کب نازل ہوئی کیسے نازل ہوئی، یہ مکی ہے یہ مدنی ہے تو آپ کو معلوم ہو جاتا ہے یعنی تفسیر آپ کے لیے آسان ہو جاتی ہے۔ یعنی آپ عام بات دیکھ لیں کہ جو آیات مکیہ ہیں اور آیات مدنیہ ہیں، آیات مکیہ وہ آیات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں ہجرت سے پہلے انہیں مکی آیات کہتے ہیں، اور آیات مدنیہ یہ وہ آیات اور سورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں ہجرت کے بعد (اگرچہ مکہ میں بھی نازل ہوئیں لیکن ہجرت کے بعد ہے تو پھر مدنی آیت سمجھی جائے گی)۔ اور ان آیتوں کو دیکھیں آپ یہ آیات جو مکی ہیں چھوٹی آیات ہیں اور ان میں عقائد اور ایمانیات اور آخرت کا ذکر زیادہ ہے ۔ کیوں؟ کیونکہ سننے والے اکثر کافر ہیں اُن کو لمبی لمبی آیتیں لمبے لمبے مسائل ، نماز کے مسائل ، روزے کے ، حج کے جہاد کے مسائل آپ سمجھائیں گے تو کہاں سمجھیں گے وہ، وہ تو اصل چیز سے محروم ہیں بنیاد سے محروم ہیں

!آپ جب کسی مخالف سے بات کرتے ہیں لمبی تقریریں کرتے ہیں؟ آپ دوٹوک بات کرتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے ہیں۔

تو مکی آیات میں آپ کو آسانی سے ملے گا﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ۝١ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝٢ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ﴾(النبأ:1-3) چھوٹی چھوٹی آیتیں ہیں۔﴿وَالطُّورِ ۝١ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ ۝٢ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ۝٣ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝٤ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ﴾(الطور:1-5): آیت میں دو لفظ ہوں گے تین لفظ ہوں گے زیادہ نہیں۔

اور جب مدنی آیتوں کی بات آتی ہے تو پھر لمبی آیتیں ہوتی ہیں، سورۃ المائدۃ دیکھ لیں آپ لمبی آیتیں ہیں، سورۃ البینۃ دیکھیں لمبی آیتیں ہیں۔ تو سورتیں جو ہیں یا آیات سب سے لمبی آیت کون سی ہے قرآن مجید میں توحید کی آیت ہے؟ سورۃ البقرۃ میں آیت الدین ہے پورے صفحے کی ایک آیت ہے (سبحان اللہ) تو مدنی آیت ہے۔ تو قرآن مجید نازل ہوا فطرت کے بالکل عین مطابق نازل ہوا اور ہم نے یہ سمجھنا ہے سیرت سے۔ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پڑھیں گے تو یہ سب سمجھیں گے ان شاء اللہ۔ اور یہ بھی ہم جانتے ہیں سیرت سے ناسخ اور منسوخ کہ یہ آیت ناسخ ہے یا منسوخ ہے۔ جب ہمیں تاریخ کا ہی پتہ نہیں کیونکہ ناسخ اور منسوخ کے لیے ایک بنیادی شرط ہے تاریخ کا علم ہونا اور سیرت ہی تاریخ ہے۔ اگر سیرت سے ہم انجان ہوں تو پھر کیسے پتہ ہم لگا سکتے ہیں کہ یہ پہلے نازل ہوئی یہ آیت پہلے نازل ہوئی؟! تو سیرت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ ہوا یہ آیت یہاں پر نازل ہوئی۔

4- ایمانیات اور عقائد کی درستگی اور اُن میں ثابت قدمی حاصل کرنا، یہ بہت ضروری ہے۔

جب آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طریقے سے صبر اور تحمل کی یعنی ایک مثال قائم کر دی! دیکھیں آپ اپنی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں اپنے پیاروں کی کوئی تکلیف نہیں برداشت کر سکتا، آپ کو تکلیف ہے آپ کے بچے کو بھی ہے آپ اپنا علاج نہیں کروائیں گے بچے کا پہلے علاج کروائیں گے آپ کیونکہ وہ آپ کا پیارا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ بہت پیارے تھے۔

تو تکلیف جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچتی اور صحابہ کرام کو پہنچتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکی دور میں ہتھیار اٹھاتے تھے کوئی پتھر مارا کبھی کسی کافر کو؟ نہیں۔ کیوں؟ ﴿كُفُّوٓا۟ أَيْدِيَكُمْ﴾ (النساء:77) (اپنے ہاتھ روک لو)۔ تو کیا کرتے؟ گزرتے ہوئے جب دیکھتے سیدنا عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) کا پورا گھرانہ سولی پر لٹکا ہوا ہے اور کوڑے مارے جا رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے؟ ”صبراً آلَ يَاسِرٍ فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ“ تکلیف ہوئی تھی!

(آج ہماری زندگی میں بہت سارے مسائل ہیں پریشانیاں ہیں کیا ہم صبر کرنے والے ہیں کہ نہیں ؟!)۔

اور پھر اس سے بڑھ کر تکلیف جو ہے صحابہ کرام کو تھی کیونکہ صحابہ کرام کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب تھے اپنے بچوں سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری کی روایت ہے) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کعبے کے قریب آیا تو دیکھا کہ کافر جو ہیں مشرکین جو ہیں (بدکار ظالم لوگ) وہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں، میں آگے بڑھا لیکن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یاد آگیا ﴿كُفُّوٓا أَيۡدِيَكُمۡ﴾ ہاتھ نہ اٹھاؤ، اور میں بے بس ہی دیکھتا رہا! ((دیکھیں شریعت کے احکام پر عمل کرنا کتنا مشکل ہے! جذبات میں آکر ہاتھ اٹھاؤ قتل ہو جاؤ شہید ہو، بات شہادت کی نہیں ہو رہی بات یہ ہو رہی ہے کہ تمہارے اندر ایمان اور دین کی قبولیت کا مادّہ کتنا ہے تو ایمان پر تولے جاتے ہیں مسائل جذباتوں پر نہیں تولے جاتے))۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں روتا رہا دیکھتا رہا! ایک وہ بھی وقت تھا اور ایک وہ بھی وقت آیا کہ ابوجہل کا سینہ تھا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قدم تھا اُس کے سینے کے اوپر جنگ بدر میں۔ یہ بھی وقت تھا لیکن یہ وقت کب آیا؟ جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل کیا اپنے جذبات کو آگے نہیں آنے دیا کبھی۔

5- اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات (جو صحیح لفظ ہے آیات) کو جاننا جن سے ایمان بڑھتا ہے ایمان میں مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت دل میں بیٹھ جاتی ہے۔

تو سیرت جب پڑھتے ہیں تو یہ چیزیں بھی ہمارے سامنے آئیں گی ان شاءاللہ کہ یہ جو معجزات اور آیات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں جن سے یعنی کافر بھی حیران ہو گیا ہے! یہ الگ بات ہے کہ کافروں کا کفر اور بڑھتا گیا لیکن مومنوں کا ایمان اور مضبوط ہوتا گیا۔

6- سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھنے کی اہمیت میں سے ایک یہ بھی اہم بات ہے کہ ہمیں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جائے۔

آج ہم غیر ذمہ دار کیوں ہیں؟ ہمارے بچے غیر ذمہ دار کیوں ہیں؟ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں، یہ فخر کافی ہے ہمارے لیے لیکن ہم غیر ذمہ دار کیوں ہیں؟! ذمہ داری کا کبھی احساس ہے ہمیں؟!

اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سے نبوت ملی اللہ کا حکم تھا﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُدَّثِّرُ ① قُمۡ فَأَنذِرۡ﴾(المدثر:1-2)۔ زندگی ساری آرام کر کے ایک مرتبہ بھی نہیں سوئے، رات کو لمبی لمبی دیر تک صلاۃ القیام پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک جو ہیں سوج جاتے! سوال کیا گیا، عرض کی گئی کہ اے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اتنی جدوجہد اتنی محنت آپ کرتے ہیں؟! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا" کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟ (جب اللہ کا اتنا فضل و کرم ہے میرے اوپر تو میں تھوڑی دیر کے لیے اپنے ربّ کی بارگاہ میں کھڑا ہو جاتا ہوں نماز پڑھتا ہوں، تھوڑے سے پاؤں سوج جاتے ہیں تو یہ کون سی بڑی بات ہو گئی!)، ذمے داری ہے ایک مشن ہے ایک کام کرنا ہے۔

ہماری زندگی میں کون سی اہمیت والی چیزیں ہیں جن کی ہم نے ذمہ داری سمجھی ہوئی ہے؟ میری زندگی کی کیا ذمہ داری ہے؟ صرف جاب ہے، بچے ہیں اُن کو پالنا ہے کام کرنا ہے اُن کے لیے اچھا گھر اچھا لباس اچھی چیزیں لا کر دینی ہیں یہ ذمہ داری ہے میری یا کچھ اور بھی ہے اس بڑھ کر؟!

کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر نہیں تھا کوئی گھرانہ نہیں تھا کیا اُن کا؟! ایک نہیں نو(9) بیویاں تھیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سارے حجرے ایک ایک کے قریب تھے کتنے بڑے محل بنائے؟! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوتے ہیں اپنا جوتا بھی اسی کمرے میں رکھتے ہیں جہاں پر سوتے ہیں، اسی کمرے میں کچن بھی ہے، اسی کمرے میں ڈائینگ روم بھی ہے، وہی کمرہ بیڈ روم بھی ہے! آج ہمارے گھر دیکھیں ماشاء اللہ تبارک اللہ! میں یہ نہیں کہہ رہا بڑے گھر نہ بنائیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ گھر اگر بڑا بھی ہے اپنے دل بھی بڑے کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا سیکھیں۔ "ذمہ داری" یہ دین جو ہم تک کیسے پہنچا ہے؟ انڈیا پاکستان میں ہندو تھے بُت کے پجاری تھے اگر یہ ذمہ داری اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہ اٹھاتے اور صحابہ کرام کے ذمے نہ لگاتے تو آج مشرق سے مغرب تک یہ اسلام کیسے پہنچتا؟! تو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے سے یہ بھی ان شاء اللہ ہم سیکھیں گے یہ اہمیت ہے سیرت کی کہ ذمہ داری کا ہمیں احساس ہو ہمارے بچوں کو بھی ذمہ داری کا احساس ہو۔ آج بچے، دو سال کا بھی بچہ ہے بیس سال کا بھی آج تک بچہ ہے! پچاس کا بھی کہتے ہیں کہ ابھی اس کو سمجھ آئے گی! کب سمجھ آئے گی اس کو؟! بچہ ہے بچہ ہے بچہ ہے بس اب بوڑھا مر گیا ہے تو جوان کب ہوا عقل والا کب ہوا؟! تو یہ باتیں کیوں ہوتی ہیں؟ غیر ذمہ داری ہے ذمہ داری ہے ہی نہیں! ہمیں کیا پتہ کہ ذمہ داری ہوتی کیا ہے؟!

7- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت یہ بھی ہے کہ اس سیرت سے عبرت لی جائے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے عبرت لی جائے) اور جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبرت لی وہ کامیاب ضرور ہوا۔

8- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت سارے پیغام موجود ہیں اور یہ وہ پیغام ہیں جو ہم جاننا چاہیں گے (ان شاءاللہ)اپنے دروس میں ہر درس کے بعد (ایک یا ایک سے زیادہ کبھی دس کبھی پانچ کبھی بیس) جتنا بھی ہمیں وقت ملے گا جو واقعہ بیان کریں گے سیرت میں سے اُس میں سے اہم پیغام حاصل کریں گے ،اور ان پیغاموں کو جاننا جو ہے بہت ضروری ہے جن کا تعلق عقائد، ایمانیات، احکام ومسائل سب سے ہوگا (ان شاءاللہ)۔

9-بچوں کی تربیت اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے کرنا۔

جب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروس پڑھتے ہیں ہمیں کچھ علم ہوتا ہے، اپنے گھر میں جاکر ہم یہ دروس پڑھیں گے سمجھائیں گے سنائیں گے تو محبت بڑھتی ہے دلوں میں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر ان شاءاللہ ایک ایسا معاشرہ ایک ایسا گھرانہ ہم قائم کرسکتے ہیں جو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق بھی عمل کرسکے گا لیکن جب تک آپ جانتے نہیں کہ آپ کس کی بات کررہے ہیں یہ دین کون لے کر آیا ہے، ہمارے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیسی شخصیت تھی آپ نے بارے میں کتنا کچھ جانتے ہیں ہم جب میں نہیں جانوں گا میرے بچے کیا جانیں گے ؟! اسکول میں تھوڑا پڑھ لیتے ہیں دو، چار سبق سے کام نہیں بنتا! میں ڈاکٹر بنا ہوں دو چار سبق سے ڈاکٹر نہیں بنا ہوں میں، پہلے اس ڈاکٹری کی محبت میرے دل میں پیدا ہوئی پھر جاکر میں بنا ہوں کیونکہ بارہ بارہ گھنٹے دس دس گھنٹے پڑھنا آسان بات نہیں ہے! تو اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پڑھنے کے لیے سمجھنے کے لیے ہمیں وقت نکالنا ہوگا اور اس لیے تاکہ ہم اپنے بچوں کو سمجھائیں اور اپنے بچوں کے دل میں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ایک بیج بوئیں۔اور جس نے بھی یاد رکھیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی خالصتاً اللہ کے لیے (جب اللہ کے لیے بات کی ہے پھر غلو کا دروازہ بند ہوجاتا ہے جب اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں آپ کسی چیز سے پھر حد سے نہیں گزر سکتے آپ) جب اللہ کے لیے کوئی بھی شخص اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ کامیاب ضرور ہوتا ہے ،اور یہی وجہ تھی کہ سلف صالحین اپنے بچوں کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے پڑھاتے سناتے تھے جیسے کہ قرآن مجید کی آیات پڑھاتے اور سناتے تھے۔

10-سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تربیت اور تعلیم میں ایک بنیاد اور اصل بنانا ہے۔

تربیت اور تعلیم آج ہمارے پاس ماشاءاللہ علم کی کوئی کمی نہیں ہے ہمارے معاشرے میں ڈاکٹرز، انجینئرز، ایم بی ایز، آئی ٹی ایز وغیرہ بڑی بڑی پوسٹس پر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں (الحمدللہ) لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتنے ان میں سے ایسے لوگ ہیں

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں؟! ہر ڈاکٹر اچھا نہیں ہوتا ہر انجینئر بھی اچھا نہیں ہوتا تو اچھے بُرے کا معیار کیا ہے؟ کون سا ڈاکٹر اچھا ہوتا ہے کون سا انجینئر اچھا ہوتا ہے؟ بنیاد معیار ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر۔ آج یہی پڑھے لکھے لوگ کرپشن (Corruption) کیوں کر رہے ہیں؟ جھوٹ یہ بولتے ہیں فریب یہ کرتے ہیں وجہ کیا ہے؟ اس لیے جو اصل بنیادی معیار تھا تربیت کا تعلیم کا اس کی اہمیت ذہن میں نہ کبھی آئی کسی کے اور نہ کسی نے بچوں کو یا اپنے تعلیمی اداروں میں اس کو کبھی اصول سمجھ کر تربیت کی یا تعلیم کی۔ اور یہ تربیت اور تعلیم چاہے اخلاق ہوں، یعنی صرف دین کی بات نہیں کر رہے ہم کہ نماز کا طریقہ روزے کا طریقہ، نہیں! سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اپنانا چاہتے ہیں اپنے دین میں بھی اور دنیاوی اُمور میں بھی۔ ہمارے اخلاق ہماری سیاست، ہمارے اقتصاد (Economy) ہمارے جتنے بھی مسائل ہیں سارے ہم اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے سمجھ کر ان شاء اللہ اپنائیں گے۔

ان دروس کا مقصد کیا ہے:

یاد رکھیں ان دروس سے میرا مقصد یہ نہیں ہے (ایک بنیادی بات سمجھ لیں) کہ میں آپ کو قصہ سناؤں قصے کی صورت میں اور دو آنسو بہہ جائیں دل تھوڑا سا نرم ہو پھر جوں ہی ہم اس دروازے سے باہر نکلیں سب کچھ بھول جائیں، وہی جھوٹ وہی فریب وہی دھوکا، وہی سود خوری وہی گالی گلوچ وہی غیبت وہی چغل خوری! نہیں! اگر آنسو بہانے ہیں دروس سننے کے بعد تو آنکھوں سے نہیں دل سے آنسو بہائیں۔ یہ علمی دروس ہیں یہ قصے کہانیاں بیان نہیں کروں گا میں یہاں پر، اگرچہ سیرت کی بات ہے قصے تو آئیں گے لیکن میرا اصل مقصد یہ نہیں ہے کہ وقتی طور پر ہم متاثر ہوں وقتی طور پر دو آنسو بہائیں باہر جائیں، نہیں! یہاں پر آنسو بہیں یا نہ بہیں آپ کے لیکن باہر جا کر آپ کو اثر ہونا چاہیے کہ آج میں نے سمجھا کیا ہے سنا کیا ہے اس قصے سے اس واقعہ سے مجھے کیا پیغام ملے ہیں اور میں ان پیغامات پر عمل کیسے کر سکتا ہوں، کیسے ممکن ہے اس آج کے درس میں دس پیغام ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتائے ہیں چلو دو پر عمل کرتا ہوں میں (دس میں سے دو پر نہیں کر سکتے عمل؟!)۔ دیکھیں بات تو یہ ہے نا اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ دس پیغام تھے اس واقعے میں سے سیرت میں سے دس میں سے دو پر نہیں عمل کر سکتا میں؟! ہر درس میں سے آپ دو دو پر عمل کریں پچاس درس کے بعد آپ سو (100) پر عمل کرنے والے ہوں گے اور میرا ایمان ہے جو سیرت میں سے سو (100) پیغاموں پر عمل کرنے والا بن جائے نا ان شاء اللہ وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔

تو اہم جو مقصد ہے ان دروس کا:

1- کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنا۔

میں خود پڑھنا چاہتا ہوں سمجھنا چاہتا ہوں، اور کہا جاتا ہے کہ "Teacher is the best student" میں خود سمجھنا چاہتا ہوں آپ لوگوں کو پڑھا کر میں اپنا ایمان، مزید اپنے علم کو زیادہ کرنا چاہتا ہوں اور ایمان میں میں خود مضبوطی حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے میں اضافہ کریں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور ثابت قدمی اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے (آمین)۔

تو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے کا اور سمجھنے کا ایک آسان طریقہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے چھوٹے بڑے اور عالم جاہل سب کو سمجھنے کے لیے ان شاء اللہ سب کے لیے آسانی ہو۔

2-اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دلوں میں گاڑنا۔

جیسا میں نے کہا کہ محبت ایمان ہے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان ہے) اور یہ محبت کیسے کسی کے دل تک ہم پہنچا سکتے ہیں کیونکہ محبت دل سے کی جاتی ہے (نہ کان کا کام ہے نہ آنکھ کا کام ہے نہ ہاتھ کا کام ہے) تو دل کی بات دل تک ان شاء اللہ پہنچانے کی کوشش کریں گے تاکہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں جگہ کر جائے۔

3-اپنے سلوک اپنے اخلاق کو تبدیل کرنا یہ مقصد ہے۔ دیکھیں بعض لوگ نماز ماشاءاللہ بڑے پرفیکٹ (Perfect) طریقے سے پڑھتے ہیں (بہترین طریقے سے)، نماز نبوی کو ماشاءاللہ رٹا لگایا ہوا ہے کتابیں بھی پڑھی ہوئی ہے اور بہترین طریقے سے نماز پڑھتے ہیں اور پہلی صف میں نماز پڑھتے ہیں لیکن جوں ہی باہر نکلتے ہیں اُن کے اخلاق اتنے بُرے ہوتے ہیں کہ اُن کے اپنے گھر والے اُن سے تنگ ہیں! تو کیا فائدہ ملا ایسے شخص کو اس نماز سے جو نماز اُس کے اخلاق کو درست نہ کر سکے؟!

اور میں صرف گالی گلوچ کی بات نہیں کر رہا بعض لوگ گالی سے بات شروع کرتے ہیں "اے فلاں اے فلاں!" اپنے گھر میں! دوسروں کی بات چھوڑیں آپ ہمارا اپنے گھر میں کیا کردار ہے؟!

یاد رکھیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بعض صحابہ آئے انہوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بڑھیا ہے نمازی ہے پرہیزگار ہے دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو صلاۃ القیام پڑھتی ہے، تہجد گزار ہے روزہ رکھنے والی ہے لیکن (اب لیکن میں گڑبڑ ہے) اُس کے پڑوسی اُس سے تنگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "هِيَ فِي النَّارِ" وہ جہنمی عورت ہے۔ ارے جس کی نماز اور روزہ اس کو راہ راست پر ہدایت کے راستے پر نہ لے کر آسکے تو پھر کس چیز سے وہ راہ راست پر آسکتی ہے؟! جس کی نماز روزے اور اخلاق کو اچھا نہ کر سکے، جس کے پڑوسی اس کے اپنے اخلاق اور کردار سے تنگ ہیں اُس کی نماز کا فائدہ کیا ہے اُس روزے کا فائدہ کیا ہے؟!

تو ہم اپنے اخلاق اور اپنے سلوک اپنی تربیت (اپنے بچوں سے پہلے) بہتر کرنا چاہتے ہیں، کوئی شخص یہ نہ کہے کہ داڑھی سفید ہو گئی ہے ارے ہم تو غلطی کرتے نہیں ہیں۔ نہیں! ہم خطاء کے پتلے ہیں ہم سب غلطی کرنے والے ہیں۔ میں اپنی بات کرتا ہوں میں غلطی کرنے والا ہوں میں اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ جو بہت ساری غلطیاں ہوئی ہیں اب کب تک ہوں گی اب داڑھی سفید ہو گئی ہے ابھی تک بھی غلطیاں ہوتی رہیں گی؟! جو ابھی تک غلط تھا اس کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں میں۔

اور ہر بندہ اپنے آپ سے سوال کرے کہ ارے کون سی غلطیاں میں کر رہا ہوں۔ کہیں شیطان کے بہکاوے میں کبھی نہ آنا کہ ارے تمہارے جیسا تو کوئی نہیں ہے تم تو پانچ وقت نماز پڑھتے ہو تم لوگوں کو درس دیتے ہو، تم رات کو قیام بھی کرتے ہو، تم یہ بھی کرتے ہو وہ بھی کرتے ہو! تو کبھی شیطان کے دھوکے میں نہ آنا۔ واللہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر برسائی ہیں اگر زندگی ساری ایک سجدے میں بھی گزار دیں نا (ایک سجدے میں) کچھ کھائیں نہ پییئں تب بھی ایک نعمت کا بھی ہم حق ادا نہیں کر سکتے!

4- مختلف واقعات اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں ہم پڑھیں گے اُن واقعات کو ہم پریکٹکلی (Practically) کیسے اُن پر عمل کر سکتے ہیں۔ دیکھیں یہاں پر بیٹھ کر بات کرنا آسان ہے نا! اب مثال کے طور پر ایک شخص آیا جوان اور کہا اے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے زنا کو حلال کر دیں۔ اب اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ہدایت دی جس طریقے سے اُس کو سمجھایا آخر یہی جوان کہتا ہے اللہ کی قسم! اس ملاقات سے پہلے (اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات سے پہلے) زنا سب سے پیاری چیز تھی میں رہ نہیں سکتا تھا اب میں اُٹھ کر جا رہا ہوں اب زنا سب سے بدترین چیز ہے میرے لیے (ایک ملاقات میں شاید دس منٹ کی بھی نہ ہو!)۔ اگر میرا بیٹا میرا بچہ میرے سامنے آ کر یوں کہے، یا میں اپنے بچے کو دیکھتا ہوں کسی لڑکی کو چھیڑ رہا ہے تو پریکٹکلی (Practically) میرا کیا کردار ہونا چاہیے؟ تو سیرت کو پڑھیں گے جو دروس سیرت میں موجود ہیں ہم کوشش کریں گے کہ ان پر عمل کس طریقے سے ہم کر سکتے ہیں۔ ایک بہترین واللہ بڑا خیر کا راستہ ان شاءاللہ ہمارے لیے کھلے گا اور بڑے بند دروازے کھلیں گے جو ہماری زندگی میں ابھی تک ہم نے دیکھے نہیں تھے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے ہم کیسے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

5- ہم اپنے دروس سے کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے آپ کو اور جو ساتھی یہاں پر آتے ہیں حاضرین اور سامعین تو یہ پیغام پہنچ جائے اپنے اخلاق اور سلوک اور اپنی تربیت اور اپنے اندر جو غلطیاں ہیں اُن کو تبدیل کریں اور ساتھ ساتھ والدین خاص طور پر (حاضرین اور سامعین میں سے والدین) اور جو معلمین ہیں (ٹیچرز جو ہیں) وہ ضرور ان دروس سے استفادہ حاصل کریں۔

میرا مقصد یہ ہے ان دروس سے کہ خاص طور پر یہ جو طبقہ ہے ناوالدین کا اور استادوں کا اور جو مشائخ درس دینے والے ہیں کہ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص یعنی توجہ دیں اور صرف میرے دروس سے نہیں یہ تو شاید مختصر سے دروس ہوں میں کتابوں کا نام ان شاء اللہ بیان کرتا ہوں کتابیں دیکھیں کتابیں پڑھیں ریسرچ (Research) کریں اور کوشش کریں کہ ایک تڑپ دل کے اندر پیدا کریں کہ میں نے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس موضوع کے تعلق سے دیکھنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ردعمل تھا کیا طرز عمل تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معاملے کو کیسے نمٹایا ہے، تو سیرت سے ممکن ہے کہ ہم ان چیزوں کو جان لیں۔

تو خاص طور پر جو والدین اور ٹیچرز (Teachers) ہیں وہ بے شک اپنے گھر میں یہاں پر درس سنا ہفتے کے بعد یہی درس اپنے گھر میں سنا سکتے ہیں مختصر کر کے، واقعہ ہے اور قصے ویسے دل کو محبوب ہیں چھوٹے بچوں سے شروع کریں۔ ارے میرا بچہ پانچ سال کا ہے؟! ارے یہی تو بچے کہتے ہیں رات کو کہ اسٹوری (Story) سناؤ، ہم کبھی جھوٹے قصے سناتے ہیں تھکتے نہیں ہم لوگ!

اس سے بہتر کیا ہمیں قصے ملیں گے کہ ہم اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو صحیح جو قرآن اور صحیح حدیث سے ثابت ہیں وہ قصے سنائیں اپنے بچوں کو تاکہ ہمارے بچوں کے دل جو ہیں اور ہمارے اسٹوڈنٹس (Students) کے دل جو ہیں وہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جڑ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے دین سے (قرآن مجید سے اور صحیح حدیث سے اور سلف صالحین کے راستے سے) جڑ جائیں۔

6- ان شاء اللہ ان دروس میں میں کوشش کروں گا کہ جو صحیح اور ضعیف ہیں اُن کو الگ الگ کرنا اور بعض جو ضعیف چیزیں ہیں اُن کو بھی الگ نمایاں کر کے بتانا کہ یہ قصہ جو تھا یہ واقعہ جو تھا ضعیف تھا اور بعض کتابوں میں یہ موجود ہے جو صحیح نہیں ہے۔

7- پڑھنے کے لیے دل میں تڑپ پیدا کرنا کہ ہم نے کچھ پڑھنا ہے کچھ سیکھنا ہے، اور سیرت کے درس کیونکہ ایک قصے کی شکل میں ہوں گے ویسے ہی دل کرتا ہے ایسی چیزیں سننے کو تو میں چاہتا ہوں کہ جو تاریخ اسلام ہے (صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت تک نہیں آگے بھی صحابہ کرام کی جو سیرت ہے پھر خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ ہماری تاریخ اسلام جو ہے) اُس پر بھی ہم تھوڑا سا اگر جدوجہد کریں اور تھوڑا سا وقت نکال کر اپنی تاریخ سے بھی اگر ہم واقف ہو جائیں۔ ہم ایسی قوم ہیں جو دوسری قوموں کی تاریخ بہترین طریقے سے جانتے ہیں اور اپنی جو صحیح تاریخ ہے اُس سے ہم ناواقف ہیں! کیا خیال ہے بات غلط ہے یہ؟! ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں امریکہ کیسے ایجاد ہوا؟ امریکہ کیسے بنا؟ اور جنرل نالج (General Knowledge) میں

جس کو نہیں آتا بڑا مسئلہ ہوتا ہے بڑے امتحانوں میں فیل کر دیا جاتا ہے لیکن اپنی سیرت اپنی تاریخ ہم کون ہیں؟! میرے بھائی جو قوم اپنی تاریخ سے غافل ہوتی ہے اُس قوم کا وجود ہی مٹ جاتا ہے! ہماری پہچان ہماری تاریخ ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ قرآن مجید کی اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت کی ہے، ہمارا تو یہ حال ہے اگر حفاظت نہ ہوتی قرآن مجید کی آج موجود نہ ہوتا تو شاید ہم بھی موجود نہ ہوتے! (إلا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ)۔

یہ اہم مقاصد تھے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے کے اور پڑھانے کے۔

میرا منہج کیا رہے گا میں یہ دروس کیسے بیان کروں گا:

یاد رکھیں میں نے پہلے بھی عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت جو ہے دین ہے شریعت ہے، منہج ہے تاریخ ہے، اخلاق ہیں، اور شرف ہے ہمارے لیے کہ ہم اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو پڑھنا چاہتے ہیں اور سمجھنا چاہتے ہیں اور یہ بات جب ایسے ہوتی ہے اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمانوں کے دل جڑے ہوئے ہیں یہ الگ بات ہے کہ اتباع کرتے ہیں کہ نہیں کرتے کیسے کرتے ہیں لیکن محبت سب کرتے ہیں بدعتی بھی محبت ہی کرتا ہے یہ حقیقت ہے، یہ الگ بات ہے اُس کو پتہ ہی نہیں کہ محبت کیسے کی جاتی ہے اور حد سے گزر جاتا ہے غلو کے دائرے میں جا کر گھس جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ محبت کرنے والے سب ہیں۔ لیکن محبت کیسے کی جاتی ہے یہ سوال ہے؟ اور ہر محبت صحیح محبت نہیں ہوتی اور ایک قاعدہ ہے کہ جو چیز حد سے گزر جاتی ہے اُس کی ضد میں ہو جاتی ہے۔

میں یہ بات کر رہا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت بڑھ جاتی ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو سوانح حیات ہے جو سیرت ہے اُس پر کتابیں بھی بہت ساری لکھی گئی ہیں (سچ بات ہے)۔ مختلف ادوار میں کتابیں موجود ہیں اور بعض لوگوں نے بڑی کتابیں بعض لوگوں نے چھوٹی، بعض لوگوں نے یعنی نثر کی صورت میں بعض لوگوں نے شعر کی صورت میں مختلف طریقوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیو گرافی (Biography) جو ہے سیرت جو ہے وہ الحمد للہ محفوظ ہے موجود ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان میں کیا سب کچھ لکھا ہے جو کچھ بھی ہے سارا صحیح ہے؟ نہیں۔

تو میرا منہج ان شاء اللہ یہ رہے گا کہ میں اہل الحدیث السلف الصالحین کے منہج کی اتباع کرتے ہوئے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروس جو ہیں وہ بیان کروں گا ان شاء اللہ جن میں بنیادی طور پر:

1- قرآن مجید کی آیات۔

2-الاحادیث الصحیحۃ (صحیح احادیث)۔ان شاءاللہ کوشش کروں گا کہ ریفرنس (Reference) کے ساتھ بیان کروں ان شاءاللہ۔

3- صحابہ کرام کے اقوال اور سلف صالحین کے اقوال سے جو سیرت ہمیں ملتی ہے تاریخ کی اور سیرت کی کتابوں میں میں اُن کو الگ کر کے اُن کی بات پر ان شاءاللہ بیان کروں گا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ مبارکہ (پاک سیرت طیب سیرت) جو ہے وہ ان ضعیف احادیث اور من گھڑت روایات سے پاک اور طیب ہو جائے تاکہ ہم جو چیز سیکھیں اور سمجھیں وہ بالکل پاک ہو جیسے ہم پاک پانی پیتے ہیں اور پاک چیز کھاتے ہیں، طیبات کا ہم اہتمام کرتے ہیں اپنی زندگی میں اسی طریقے سے ہم یہ پاک دین بھی اور طیب دین بھی اور شریعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بھی ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ حتی الامکان میں بشر ہوں اور نقائص میرے اندر موجود ہیں میں کوشش کروں گا حتی الامکان کہ ضعیف روایات سے اور ان چیزوں سے بچوں۔اگر کوئی غلطی بھی ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور توبہ کرتا ہوں استغفار کرتا ہوں اور اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہو گا میرے اوپر۔

4-اور میں یہ بھی کوشش کروں گا میرا منہج یہ رہے گا کہ میں واقعہ بیان کروں گا آیات، احادیث، یا سلف کے اقوال یا کوئی بھی مشہور واقعہ جس کا ضعف یعنی معروف نہ ہو، اگر ضعف معروف ہے اس کا تو پھر اس کو بیان نہیں کروں گا ان شاءاللہ میں۔اگر ایسی بات ہے کہ یعنی جس کا ضعف یا جس کے خلاف کسی نے کوئی کلام نہیں کیا کوئی ایسا واقعہ ہے وہ واقعہ پہلے پیش کروں گا (بیان کروں گا) اس کے بعد مختصر تشریح کر کے اس کے تعلق سے اہم باتیں اس کے جو اہم پیغام ہیں میرا جو اصل منہج اور مقصد ہے ان دروس کا پیغام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہیں، قرآن مجید اور صحیح حدیث پیغام ہے یہ پیغام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے ہمیں ملیں گے اصل پیغام ہمیں اس واقعے سے کیا ملتے ہیں اُن پیغاموں کو ان شاءاللہ ہم جانیں گے اور دیکھیں گے اور کوشش کریں گے سمجھنے کی۔

5-اور میں کوشش کروں گا کہ درس جو ہے وہ چالیس منٹ سے زیادہ نہ ہو (یعنی آدھا گھنٹہ، چالیس منٹ یا پینتالیس منٹ تک ہو زیادہ نہ ہو)۔

6-دو قسم کے اسکول موجود ہیں جنھوں نے سیرت پر بات کی ہے: (۱) ایک ہے اہل الأثر، جیسے میں نے ابھی عرض کی ہے کہ اہل حدیث کا راستہ ہے جو دلیل کے متعلق بات کرتے ہیں۔(۲) دوسرے وہ ہیں جو تاریخی باتیں کرتے ہیں اور ہر بات کو لے لیتے ہیں، دلیل مل گئی ہے تو مل گئی نہیں ملی تو نہیں ملی جس میں رائے شامل ہوتی ہے اکثر اور قصے کہانیاں ہوتے ہیں۔

میں نے اس دوسرے راستے کو اگر یہ سننے والے کو اچھا لگتا ہے یہ راستہ نہیں اپنایا اور نہ ہی اپناؤں گا میں، راستہ وہ اپناؤں گا جس میں ان شاءاللہ خیر ہو اور جس میں ان شاءاللہ آسانی سے اور پاک طیب بات جو ہے میں وہ پہنچا سکوں۔

بعض اہم اعتبارات جو سیرت کے تعلق سے میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں:

سیرت کے تعلق سے جیسے میں نے ابھی عرض کی ہے کہ بعض ضعیف اور من گھڑت واقعات بھی موجود ہیں جن کو یعنی سیرت میں شامل کر دیا ہے تو مختلف کتابوں میں میں اپنے ریفرنس (Reference) بیان کروں گا (ان شاءاللہ) بعض علماء نے پوری سند بیان کر دی ہے تو پھر پریشان نہ ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھئی جب ضعیف واقعہ ہے تو اس کو بیان کیوں کیا ہے اس بڑے عالم نے؟! اتنا بڑا نام ہے عالم کا اس نے بیان کیوں کیا ہے؟!

ایک قاعدہ ہے: "من أسند فقد برئت ذمته" (جس نے سند بیان کر دی ہے وہ بَری الذمہ ہو گیا ہے)۔ اب سند خود دیکھیں علماء آئیں گے میرے بعد سند کو دیکھیں گے اور وہ خود فیصلہ کریں گے کہ یہ صحیح ہے واقعہ یا یہ غلط واقعہ ہے، یا ضعیف ہے، اور جو بغیر سند کے بات ہوئی وہاں پر مسئلہ ہوتا ہے۔

تو یہ اعتبار دیکھنا ضروری ہے:

1- کہ یہ واقعہ جو ہے صحیح یا ضعیف ہے یہ جاننا ضروری ہے۔

2- یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ بعض ایسے الفاظ بعض کتابوں میں بعض علماء نے لکھے ہیں جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب پڑھنا چاہتے ہیں ان دو چیزوں کو ذرا اہمیت سے سمجھ لیں آپ: (۱) کہ ہر کتاب میں سارے واقعات صحیح نہیں ہوتے۔ (۲) دوسری اہم بات جو ہے (یہ اعتبار دوسرا ہے) کہ بعض لوگ لکھتے ہیں: "صحيح على شرط الشيخين" (یہ صحیح ہے صحیح بخاری مسلم دونوں کی شرطوں پر)۔ یا کہتے ہیں: "رجاله الثقات"، یا کہتے ہیں: "رجاله رجال الصحيح" (صحیح بخاری کے رجال (یعنی راوی سارے صحیح بخاری کے ہیں))۔

لازم نہیں ہے کہ روایت، یہ واقعہ صحیح ہو، مثال کے طور پر "رجاله رجال الصحيح" یہ لفظ دیکھتے ہیں ہم کہ یہ جو سند ہے ساری یہ صحیح بخاری کے رجال یعنی صحیح بخاری نے ان سب کو ثقہ سمجھا ہے اور ان کی روایت اپنی کتاب میں لکھی ہے (صحیح بخاری میں) لیکن یہ روایت صحیح بخاری میں نہیں ہے (سمجھیں، کہ یہ روایت یہ واقعہ صحیح بخاری میں نہیں ہے) لیکن یہ جو نام ہے سند کے یہ سارے صحیح بخاری کے راوی ہیں یہ سارے ثقات راوی ہیں "رجاله الثقات" جیسے دوسرا قول ہے۔

تو کوئی جانتا ہے کہ کیسے ممکن ہے کہ روایت ضعیف ہو اس کے باوجود بھی کہ سارے ثقات ہیں؟

کہ اس میں (یادرکھیں) یہ کہنا "رجاله رجال الصحيح" یہ کافی نہیں ہے کہ صحیح ہے جب تک کہ اُن کے بارے میں جانا نہ جائے اور سند کو نہ دیکھا جائے۔ بعض اوقات ایک مدلس راوی ہے (ثقہ ہے لیکن ہے مدلس)اور عَن سے روایت کرتا ہے روایت ضعیف ہے کہ نہیں؟ ضعیف ہے اس نے "حدثنا یا سمعت" نہیں کہا براہ راست سننے کا اُس نے کوئی ذکر نہیں کیا، تو رجال تو صحیح ہیں لیکن سند کی بات ہے سند صحیح نہیں ہے۔

اس لیے ان چیزوں کا ذرا خیال رکھا کریں، بعض لوگ جو ہیں علم کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ دیکھیں یہ صحیح بخاری کے راوی ہیں سارے اور یہ واقعہ صحیح ہے (اور حقیقتاً واقعہ وہ صحیح نہیں ہوتا)۔

3- تیسرا اعتبار کہ جب بھی کوئی بات آپ نے بیان کرنی ہے جس میں آپ کو ڈاؤٹ (Doubt) ہو کہ صحیح ہے یا ضعیف ہے آپ کہیں رُوِيَ (کہا گیا)، جزم کے ساتھ نہ کہیں کہ یہ صحیح واقعہ ہے۔ کوئی بھی حدیث آپ بیان کرتے ہیں اور اگر ضعیف ہے آپ کو پتہ نہیں ہے اس کے ضعف کا (یعنی یہ ضعیف روایت ہے) تو آپ رُوِيَ کہیں جب تک آپ اس کو جزم سے نہیں کہیں یا اُس کو بیان ہی نہ کریں۔ یا بعض کو آپ پڑھتے ہیں رُوِيَ کا مطلب ہے بیان کیا گیا (روایت کیا گیا)، اب کس نے کیا یہ نہیں جانتے۔ اس لفظ کا معنی ہے کہ روایت جو ہے اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

بعض اہم مراجع اور ریفرنسز (References) جن میں ہم سیرت کو بیان کریں گے ان شاءاللہ:

1- قرآن مجید اور صحیح احادیث یہ تو مسلمات میں سے ہیں۔

2- اور سلف کے اقوال جو یعنی تفسیر کی کتابوں میں ابن جریر الطبری اور جو ابن کثیر میں اور دیگر تفسیر کی کتابوں میں یہ معتبر کتابیں ہیں اُن سے۔

3- السیرۃ النبویہ جو کتابیں ذکر کروں گا میں:

ا- ابن ہشام کی "السيرة النبوية (سيرة ابن هشام)"، ابن ہشام کی وفات جو ہے سن 218ھ میں ہوئی اور یہ ابن اسحاق کی سیرت کا اختصار ہے، ابن اسحاق کی وفات سن 150ھ میں ہوئی۔ اور یہ میرا خیال ہے سب سے بڑی تالیف ہے جس سے اکثر لوگوں نے استفادہ حاصل کیا ہے سب سے پُرانی تصنیف ہے یہ۔ یعنی ابن اسحاق نے سب سے پہلے لکھی پھر ابن ہشام نے اس کا جو ہے اختصار کیا اور اکثر علماء ان ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۲-"زاد المعاد في هدي خير العباد" یہ ابن قیم الجوزیہ نے لکھی ہے جس میں بہت سارے واقعات جو ضعیف ہیں اُن کو بھی نمایاں کیا گیا ہے اور بڑی علمی باتیں ہیں اور بڑے یعنی فوائد آپ کو مل سکتے ہیں پیغامات مل سکتے ہیں۔ابن القیم کی وفات سن 751ھ میں ہوئی۔

۳-"البداية والنهاية" ابن کثیر کی اِن کی وفات سن 774ھ میں ہوئی، یہ عام تاریخ انہوں نے لکھی ہے، پوری تاریخ لکھی ہے البدایۃ والنھایۃ میں یعنی ابتداء سے لے کر انتہاء تک اور بہت ساری جگہوں پر بلکہ اس تاریخ میں زیادہ تر حصہ جو ہے وہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مشتمل ہے جس میں بہت ساری روایات ضعیف بھی ہیں صحیح بھی ہیں، مختلف ہیں۔اور اللہ کا شکر ہے آج کل کے زمانے میں تحقیق شدہ نسخے آ چکے ہیں تو آپ کو زیادہ پریشان نہیں ہونا پڑے گا، کتاب لیں اور آپ دیکھیں تحقیق نیچے حاشیے میں فُٹ نوٹ (footnote) میں دیکھیں صحیح ہے یا ضعیف ہے کس نے روایت کیا ہے، اب تو علم بہت ہی آسان ہو گیا ہے اللہ کے فضل و کرم سے (الحمد للہ)۔

۴-"فتح الباري شرح صحيح البخاري" ابن حجر العسقلانی کی معروف تصنیف۔ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سن 852ھ میں ہوئی۔ تقریباً یہ پُرانی جو کتابیں ہیں اِن سے اور یہ جو آج کل کے دور میں بعض کتابیں موجود ہیں:

۱-"الرحيق المختوم": الشیخ صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ کی معروف تالیف تصنیف ہے، مختصر سی ہے لیکن بڑی پیاری ہے (الحمد للہ) اردو، انگلش اور عربی میں موجود ہے۔

۲-اور ان میں "السيرة النبوية": شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ اُن کی مختصر سی سیرۃ یہ کتاب اس میں بھی بڑے اچھے پیغام ہیں۔

۳-"السيرة النبوية الصحيحة": یہ شیخ اکرم ضیاء العمری ہیں، محدثین کے منہج کو اختیار کیا گیا ہے اس کتاب میں اور سیرۃ کو بڑے اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے اور بہت ساری موضوعات اور منکرات اور جو ضعیف روایات ہیں ان کو الگ کر دیا گیا ہے۔

۴-"السيرة النبوية في ضوء المصادر الأصلية": سب عربی کتابیں ہیں، یہ شیخ مہدی رزق اللہ احمد ہیں یہ اس کے مصنف ہیں جس میں روایات کی اَسانید پر بھی بات کی گئی ہے۔

۵-"الفصول في سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم": یہ میں بھول گیا تھا یہ بھی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جنہوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یعنی ایک ایک فصل میں ایک ایک واقعہ انہوں نے الگ سے بیان کیا ہے۔

آخر میں چند اہم مصطلحات جو ہیں سیرت کے تعلق سے:

جو ہم پڑھیں گے آگے تاکہ ہمیں پہلے سے پتہ ہو کہ یہ کون سی چیزیں ہیں:

1-ایک لفظ ہے الدلائل النبویۃ۔ **دلائل النبوية** جو کتابیں ہیں ان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیات اور معجزات کا ذکر ہے اور سب سے زیادہ معروف کتاب ہے"**دلائل النبوة للبيهقي**": امام بیہقی کی جن کی وفات سن 458ھ میں ہوئی۔

امام بیہقی کی یہ معروف کتاب ہے دلائل النبوۃ اور دلائل النبوۃ میں کافی روایات جو ہیں ضعیف بھی ہیں تو اس لیے تحقیق شدہ نسخہ اگر آپ لیتے ہیں تو آپ لیں ورنہ ایسے اس کو نہ پڑھیں، یعنی دلائل النبوۃ کتاب کے اندر آپ کو معجزات ملیں گے۔

2-الشمائل النبویۃ کا معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات خَلقیۃ اور خُلقیۃ، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا یہ شمائل کی کتابوں میں آپ کو ملیں گا، اور جو اہم کتابیں شمائل پر لکھی گئی ہیں:

امام ترمذی کی بڑی پیاری کتاب ہے"**الشمائل المحمدية (صلى الله عليه وسلم)**"۔امام ترمذی کی وفات سن 279ھ میں ہوئی۔

اور کتاب"**الشفا بتعريف حقوق المصطفى**": امام قاضی عیاض، اِن کی وفات سن 544ھ میں ہوئی اور اس کے اندر بھی بہت ساری ضعیف روایات ہیں۔

امام ترمذی کی جو ہے وہ بڑی اچھی ہے بہت کم ضعیف روایات ہیں بلکہ اکثر بالکل صحیح ہیں لیکن جو کتاب الشفا ہے قاضی عیاض کی اس میں ضعیف روایات ہیں۔ بہر حال کوئی بھی آپ کتاب لیں تو تحقیق شدہ نسخہ جو ہے اس کو لینا۔

اور **البداية والنهاية** میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے تعلق سے کافی باتیں کی ہیں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے۔

3- تیسرا ایک لفظ ہے الخصائص المحمدیۃ، "**الخصائص الكبريٰ**": امام سیوطی کی ان کی وفات سن 911ھ میں ہوئی ان کی معروف کتاب ہے الخصائص الکبریٰ۔ اور خصائص کا معنی ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی خصوصیت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت کی اتباع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی خصوصیت ہے، تو الخصائص الکبریٰ میں آپ کو یہ چیزیں ملیں گی۔

4-المغازی کا لفظ ہم بیان کرتے ہیں آپ پڑھتے ہیں کتابوں میں، ''المغازی'': یعنی یہ وہ جنگی دستے ہیں لشکر ہیں جو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجتے تھے۔

5-سریہ اور غزوہ میں جو فرق ہے: غزوہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اُس جنگی دستے میں شامل ہوتے جسے غزوہ کہا جاتا ہے۔اور سریہ یہ وہ جنگی دستہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شامل نہیں ہوتے لیکن کسی اور صحابی کو جو ہے لیڈر بنا دیتے ہیں۔

6-''البعثۃ'' بعثت کا معنی ہے مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے کا زمانہ۔ بعثۃ یعنی نزول الوحی اور دعوت اور تبلیغ کی تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور یہ سن 610 عیسوی میں ہوا۔

7-ہجرت کا معنی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مکہ سے مدینہ کی طرف یہ سن 622 عیسوی میں ہوا۔

مکی دور یہ وہ دور ہے جس میں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ (13) سال مکہ میں گزارے، مدنی دور یہ وہ دور ہے جس میں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں گزارے وفات تک اور تقریباً دس (10) سال کا یہ دور ہے۔

اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نبوت کی زندگی اور حیات ہے وہ تیئس (23) سالہ ہے جس میں یہ پورا قرآن مجید نازل ہوا اور ہمیں یہ عظیم دین ملا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی اور سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو سمجھنے کی اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾

وَصَلَّي اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰي نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰي اٰلِه وَصَحْبِه اَجمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 01. سیرت مقدمہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio